سُورۃ ق

یہ سُورہ مُبارکہ مکی ہے تین ۳ رکوع اور پینتالیس ۴۵ آیات ہیں

رکوع نمبر ۱ — آیات ۱ تا ۱۵ — حٰمٓ ۲٦ / ۱۵

المنزل السابع

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۝
قٓ ۟ۚ وَ الۡقُرۡاٰنِ الۡمَجِیۡدِ ۝۱
بَلۡ عَجِبُوۡۤا اَنۡ جَآءَہُمۡ مُّنۡذِرٌ مِّنۡہُمۡ
فَقَالَ الۡکٰفِرُوۡنَ ہٰذَا شَیۡءٌ عَجِیۡبٌ ۝۲
ءَ اِذَا مِتۡنَا وَ کُنَّا تُرَابًا ۚ ذٰلِکَ رَجۡعٌۢ
بَعِیۡدٌ ۝۳
قَدۡ عَلِمۡنَا مَا تَنۡقُصُ الۡاَرۡضُ مِنۡہُمۡ ۚ وَ
عِنۡدَنَا کِتٰبٌ حَفِیۡظٌ ۝۴
بَلۡ کَذَّبُوۡا بِالۡحَقِّ لَمَّا جَآءَہُمۡ فَہُمۡ فِیۡۤ
اَمۡرٍ مَّرِیۡجٍ ۝۵
اَفَلَمۡ یَنۡظُرُوۡۤا اِلَی السَّمَآءِ فَوۡقَہُمۡ کَیۡفَ
بَنَیۡنٰہَا وَ زَیَّنّٰہَا وَ مَا لَہَا مِنۡ فُرُوۡجٍ ۝۶
وَ الۡاَرۡضَ مَدَدۡنٰہَا وَ اَلۡقَیۡنَا فِیۡہَا رَوَاسِیَ
وَ اَنۡۢبَتۡنَا فِیۡہَا مِنۡ کُلِّ زَوۡجٍۭ بَہِیۡجٍ ۝۷ۙ
تَبۡصِرَۃً وَّ ذِکۡرٰی لِکُلِّ عَبۡدٍ مُّنِیۡبٍ ۝۸
وَ نَزَّلۡنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً مُّبٰرَکًا
فَاَنۡۢبَتۡنَا بِہٖ جَنّٰتٍ وَّ حَبَّ الۡحَصِیۡدِ ۝۹ۙ
وَ النَّخۡلَ بٰسِقٰتٍ لَّہَا طَلۡعٌ نَّضِیۡدٌ ۝۱۰ۙ
رِّزۡقًا لِّلۡعِبَادِ ۙ وَ اَحۡیَیۡنَا بِہٖ بَلۡدَۃً
مَّیۡتًا ؕ کَذٰلِکَ الۡخُرُوۡجُ ۝۱۱

شروع خدا کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے ۝
ق ۔ قرآن مجید کی قسم (کہ محمد پیغمبرِ خدا ہیں) ۝۱
لیکن ان لوگوں نے تعجب کیا کہ انہی میں سے ایک ہدایت
کرنے والا اُنکے پاس آیا تو کافر کہنے لگے کہ یہ بات تو (بڑی) عجیب ہے ۝۲
بھلا جب ہم مر گئے اور مٹی ہو گئے (تو پھر زندہ ہوں گے؟)
یہ زندہ ہونا (عقل سے) بعید ہے ۝۳
ان کے جسموں کو زمین جتنا (کھا کھا کر) کم کرتی جاتی ہے
ہم کو معلوم ہے۔ اور ہمارے پاس تحریری یادداشت بھی ہے ۝۴
بلکہ (عجیب بات یہ ہے کہ) جب اُنکے پاس (دینِ) حق آپہنچا تو انہوں نے
اسکو جھوٹ سمجھا سو یہ ایک اُلجھی ہوئی بات میں (پڑ رہے) ہیں ۝۵
کیا اُنہوں نے اپنے اوپر آسمان کی طرف نگاہ نہیں کی کہ ہم نے اسکو کیونکر
بنایا اور (کیونکر) سجایا اور اس میں کہیں شگاف تک نہیں ۝۶
اور زمین کو (دیکھو اسے) ہم نے پھیلایا اور اس میں پہاڑ رکھ دیئے
اور اس میں ہر طرح کی خوشنما چیزیں اُگائیں ۝۷
تاکہ رجوع لانے والے بندے ہدایت اور نصیحت حاصل کریں ۝۸
اور آسمان سے برکت والا پانی اُتارا اور اس سے باغ و بستان
اُگائے اور کھیتی کا اناج ۝۹
اور لمبی لمبی کھجوریں جن کا گابھا تہ بتہ ہوتا ہے ۝۱۰
(یہ سب کچھ) بندوں کو روزی دینے کیلئے (کیا ہے) اور اس (پانی) سے ہم نے
شہرِ مردہ (یعنی زمینِ افتادہ) کو زندہ کیا۔ (بس) اسی طرح (قیامت کے روز) نکل پڑنا ہے ۝۱۱

QAF

Revealed at Makkah

In the name of Allah, the Beneficent, the Merciful.

1. Qâf. By the glorious Qur'an,

2. Nay, but they marvel that a warner of their own hath come unto them; and the disbelievers say: This is a strange thing :

3. When we are dead and have become dust (shall we be brought back again)? That would be a far return !

4. We know that which the earth taketh of them[1], and with Us is a recording Book.

5. Nay, but they have denied the truth when it came unto them, therefor they are now in troubled case.

6. Have they not then observed the sky above them, how We have constructed it and beautified it, and how there are no rifts therein!

7. And the earth have We spread out, and have flung firm hills therein, and have caused of every lovely kind to grow thereon,

8. A vision and a reminder for every penitent slave.

9. And We send down from the sky blessed water whereby We give growth unto gardens and the grain of crops,

10. And lofty date-palms with ranged clusters,

11. Provision (made) for men; and therewith We quicken a dead land. Even so will be the resurrection of the dead.

12. The folk of Noah denied (the truth) before them, and (so did) the dwellers at Ar-Rass and (the tribe of) Thamûd.	اُن سے پہلے نوح کی قوم اور کنوئیں والے اور ثمود جھٹلا چکے ہیں ﴿۱۲﴾	كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ وَّأَصْحٰبُ الرَّسِّ وَثَمُودُ ﴿۱۲﴾
13. And the tribe of) 'Aâd and Pharaoh, and the brethren of Lot,	اور عاد اور فرعون اور لُوط کے بھائی ﴿۱۳﴾	وَعَادٌ وَّفِرْعَوْنُ وَإِخْوَانُ لُوطٍ ﴿۱۳﴾
14. And the dwellers in the wood,[2] and the folk of Tubb'a:[3] everyone denied their messengers, therefor My Threat took effect.	اور بَن کے رہنے والے اور تبّع کی قوم۔ (غرض) ان سب نے پیغمبروں کو جھٹلایا تو ہماری وعید بھی پُوری ہو کر رہی ﴿۱۴﴾	وَّأَصْحٰبُ الْأَيْكَةِ وَقَوْمُ تُبَّعٍ ۚ كُلٌّ كَذَّبَ الرُّسُلَ فَحَقَّ وَعِيدِ ﴿۱۴﴾
15. Were We then worn out by the first creation? Yet they are in doubt about a new creation.	کیا ہم پہلی بار پیدا کر کے تھک گئے ہیں؟ (نہیں) بلکہ یہ ازسرِ نو پیدا کرنے میں شک میں (پڑے ہوئے) ہیں ﴿۱۵﴾	أَفَعَيِينَا بِالْخَلْقِ الْأَوَّلِ ۚ بَلْ هُمْ فِي لَبْسٍ مِّنْ خَلْقٍ جَدِيدٍ ﴿۱۵﴾ ع ۱۵

اسرار و معارف

قٓ۔ اور قسم ہے قرآنِ مجید کی یعنی یہ عظیم الشان کتاب جسے تمام کتابوں پر بھی فضیلت دی گئی ہے اس بات پر گواہ ہے کہ آگے بیان ہونے والا سب سچ ہے جو عقلاً بھی ثابت ہے نقل سے تو پہلی کتابوں میں اور اس میں بھی ثابت ہے۔ کفار کو اس بات پر حیرت ہو رہی ہے ان میں سے یعنی بنی آدم میں سے کوئی بھلا کیسے پیغمبر ہو سکتا ہے مزید اس پر یہ کہ بڑی ہی عجیب بات ہے یہ فرماتے ہیں کہ جب ہم مر جائیں گے اور مٹی میں مل کر مٹی ہو جائیں گے تو پھر کیسے زندہ کیے جا سکیں گے یہ بات محال ہے۔ اور ایسا ہونا ممکن نہیں فرمایا انسان اپنے ناقص علم اور اپنی کمزوریوں پر قیاس کرتا ہے حالانکہ ہم جانتے ہیں کہ مرنے والے کے اجزا کو مٹی نے کہاں کہاں ملایا اور وجود کا ہر ذرہ کہاں پر ہے ہمارا علم تو ازلی اور قدیم ہے کچھ بھی نہ تھا تو اللہ کو سب کچھ معلوم تھا کہ کہاں کیا ہو گا اور کون سا ذرہ کہاں جائے گا جیسے زندگی میں بھی تو رُوئے زمین سے غذا و دوا کی صورت میں ذراتِ خاکی ہی تو جزوِ بدن بنتے جاتے ہیں اور اس قدر پھیلے ہُوئے ہیں کہ مر کر کسی کے اجزاء اس طرح پھیلنا ممکن نظر نہیں آتا جب یہ سب جمع ہو کر زندہ وجود سامنے ہے تو وہ کیسے نہ ہوں گے بلکہ ان تمام امور کا علم تو لوحِ محفوظ میں محفوظ کر دیا گیا ہے انکی بدنصیبی اور ان شبہات کا سبب ان کا کفر ہے کہ جب ان کے پاس نبی علیہ السلام دینِ برحق کا پیغام لائے تو انہوں نے انکار کر دیا یوں ان کے دلوں میں شبہات کے طوفان اُمنڈ آئے۔ کیا یہ آسمان میں غور نہیں کرتے کہ سارے عالم کے سروں پہ کس طرح تان دیا ہے اور اسے کس قدر خوبصورتی دی ہے اور سجا دیا ہے اور اس کی بناوٹ میں کوئی

جوڑ تک نظر نہیں آتا نہ کوئی ٹوٹ پھوٹ کا اثر پیدا ہوتا ہے اور زمین کو پھیلا دیا کہ یہ بیضوی کرہ ہر جگہ بچھا ہوا ہے اور اس میں مختلف راہیں ممالک حدود اور مختلف جگہوں میں مختلف خصوصیات رکھ دیں اور طرح طرح کی چیزیں اُگا دیں کہ ہر شے مختلف ذرّات کا مجموعہ ہی تو ہے جو اتفاقاً جمع نہیں ہو گئے بلکہ خالقِ مطلق نے ہر ذرہ ہر شئے کے لیے مقرر فرما دیا ہے۔ اس پر غور و فکر ہر اس بندے کے لیے کافی ہے جس کے دل میں اللہ کی طرف رجوع موجود ہو۔ آسمانوں سے پانی برسنا اس کا نظام اُڑ کر بلندیوں تک جانا بادل بن کر برسنا اور پھر زمین پر بے شمار روئیدگی کا باعث بن جانا اور رہمارا باغات اگا دینا اور انہیں پھلوں سے بھر دینا کھیتوں کو فصلوں سے اَٹ دینا کہ انسان کاٹ کر غذا بنائے اور لمبی لمبی کھجوریں جن پر تہ در تہ خوشے لگے ہوتے ہیں ان سب کو اپنے بندوں اور مخلوق کی روزی بنانا یہ سب جسمانی اجزاء اور ذرات ہی تو ہیں جو یکجا کیے جا رہے ہیں اور جس طرح یہ سب ایک موسم میں ختم ہو کر گل سڑ جاتے ہیں اور لگتا ہے زمین مُردہ ہو گئی مگر پھر اس پر بارش برسا کر یہ سب کچھ اُگا دیتے ہیں اور سب کے ذرات پھر سے یکجا ہو کر درخت پھل سبزے اور کھیتیاں بن جاتے ہیں کہ انسانی اجسام کے ذرات کا مجموعہ ہی تو ہیں ایسے ہی روزِ قیامت تم سب کے اجزا جمع کر کے تم زندہ کیے جاؤ گے اور اگر انکار ہی کریں تو ان سے پہلے نوح علیہ السّلام کی قوم نے انکار کیا اور کنویں والے لوگ کہ یہ صالح علیہ السّلام کی قوم کے وہ لوگ تھے جو عذاب سے بچ گئے اور صالح علیہ السّلام کے ساتھ روانہ ہو کر ایک کچّے کنویں پر مقیم ہوئے جہاں صالح علیہ السلام کو موت نے آلیا تو وہ جگہ حضرموت کہلاتی ہے ان کے بعد گمراہ ہو کر ہلاک ہوئے۔ ایسے ہی ثمود یہ بھی انہی کی قوم جو پہلے تباہ ہوئی اور قومِ عاد جو بڑے زور آور تھے اور فرعون اور لُوط علیہ السّلام کی قوم یا وہ لوگ جو جنگل میں رہتے تھے ان کی طرف حضرت شعیب علیہ السّلام مبعوث ہُوئے یا قوم تُبّع جن کا حال گزر چُکا یہ سب ایسے لوگ تھے جنھوں نے اللہ کے رسولوں کی بات کو جھٹلایا اور ان پر عذاب کی وعید لاگو ہو کر سچ ثابت ہوئی ان کے اثرات تم لوگوں کے گرد بکھرے پڑے ہیں یا ان کفار کو یہ دھوکا ہے کہ وہ قادرِ مطلق ایک بار پیدا کر کے تھک گیا ہے دوبارہ پیدا نہ کر سکے گا یہ محض بے دلیل بات ہے جبکہ اس کی ذات عیوب سے پاک اور اس کی قدرت دلائل سے ثابت ہے۔

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ وَنَعْلَمُ مَا تُوَسْوِسُ بِهٖ
نَفْسُهٗ ۖ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ ﴿۱۶﴾
اِذْ يَتَلَقَّى الْمُتَلَقِّيٰنِ عَنِ الْيَمِيْنِ وَعَنِ
الشِّمَالِ قَعِيْدٌ ﴿۱۷﴾
مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ
عَتِيْدٌ ﴿۱۸﴾
وَجَآءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ۗ ذٰلِكَ
مَا كُنْتَ مِنْهُ تَحِيْدُ ﴿۱۹﴾
وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ ۗ ذٰلِكَ يَوْمُ الْوَعِيْدِ ﴿۲۰﴾
وَجَآءَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّعَهَا سَآئِقٌ وَّ
شَهِيْدٌ ﴿۲۱﴾
لَقَدْ كُنْتَ فِيْ غَفْلَةٍ مِّنْ هٰذَا فَكَشَفْنَا
عَنْكَ غِطَآءَكَ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيْدٌ ﴿۲۲﴾
وَقَالَ قَرِيْنُهٗ هٰذَا مَا لَدَيَّ عَتِيْدٌ ﴿۲۳﴾
اَلْقِيَا فِيْ جَهَنَّمَ كُلَّ كَفَّارٍ عَنِيْدٍ ﴿۲۴﴾
مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ مُّرِيْبٍ ﴿۲۵﴾
الَّذِيْ جَعَلَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَاَلْقِيٰهُ
فِي الْعَذَابِ الشَّدِيْدِ ﴿۲۶﴾
قَالَ قَرِيْنُهٗ رَبَّنَا مَآ اَطْغَيْتُهٗ وَلٰكِنْ
كَانَ فِيْ ضَلٰلٍ بَعِيْدٍ ﴿۲۷﴾
قَالَ لَا تَخْتَصِمُوْا لَدَيَّ وَقَدْ قَدَّمْتُ
اِلَيْكُمْ بِالْوَعِيْدِ ﴿۲۸﴾
مَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ وَمَآ اَنَا بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ﴿۲۹﴾ ع

اور ہم ہی نے انسان کو پیدا کیا ہے اور جو خیالات اُسکے دل میں گزرتے ہیں
ہم انکو جانتے ہیں. اور ہم اسکی رگِ جان سے بھی اس سے زیادہ قریب ہیں ﴿۱۶﴾
جب (وہ کوئی کام کرتا ہے تو) دو لکھنے والے جو دائیں بائیں
بیٹھے ہیں لکھ لیتے ہیں ﴿۱۷﴾
کوئی بات اس کی زبان پر نہیں آتی مگر ایک نگہبان اُسکے
پاس تیار رہتا ہے ﴿۱۸﴾
اور موت کی بیہوشی حقیقت کھولنے کو طاری ہو گئی. (اے
انسان) یہی (وہ حالت) ہے، جس سے تو بھاگتا تھا ﴿۱۹﴾
اور صُور پھونکا جائے گا. یہی (عذاب کی) وعید کا دن ہے ﴿۲۰﴾
اور ہر شخص (ہمارے سامنے) آئیگا. ایک (فرشتہ) اسکے ساتھ
چلانیوالا ہوگا اور ایک (اسکے عملوں کی) گواہی دینے والا ﴿۲۱﴾
(یہ وہ دن ہے کہ) اس سے تُو غافل ہو رہا تھا. اب ہم نے تجھ پر سے
پردہ اٹھا دیا تو آج تیری نگاہ تیز ہے ﴿۲۲﴾
اور اس کا ہمنشین (فرشتہ) کہیگا کہ یہ (اعمالنامہ) میرے پاس حاضر ہے ﴿۲۳﴾
(حکم ہوگا کہ) ہر سرکش ناشکرے کو دوزخ میں ڈال دو ﴿۲۴﴾
جو مال میں بخل کرنیوالا حد سے بڑھنے والا شبہے نکالنے والا تھا ﴿۲۵﴾
جس نے خدا کے ساتھ اور معبود مقرر کر رکھے تھے. تو اس کو
سخت عذاب میں ڈال دو ﴿۲۶﴾
اُس کا ساتھی (شیطان) کہے گا کہ اے ہمارے پروردگار میں نے
اس کو گمراہ نہیں کیا تھا بلکہ یہ آپ ہی رستے سے دُور بھٹکا ہوا تھا ﴿۲۷﴾
(خدا) کہے گا کہ ہمارے حضور میں ردّ و کد نہ کرو. ہم تمہارے پاس
پہلے ہی (عذاب کی) وعید بھیج چکے تھے ﴿۲۸﴾
ہمارے ہاں بات بدلا نہیں کرتی اور ہم بندوں پر ظلم نہیں کیا کرتے ﴿۲۹﴾

16. We verily created a man and We know what his soul whispereth to him, and We are nearer to him than his jugular vein.
17. When the two Receivers receive (him), seated on the right hand and on the left,
18. He uttereth no word but there is with him an observer ready.
19. And the agony of death cometh in truth. (And it is said unto him): This is that which thou wast wont to shun.
20. And the trumpet is blown. This is the threatened Day.
21. And every soul cometh, along with it a driver and a witness.
22. (And unto the evil-doer it is said): Thou wast in heedlessness of this. Now We have removed from thee thy covering, and piercing is thy sight this day.
23. And (unto the evil-doer) his comrade saith: This is that which I have ready (as testimony).
24. (And it is said): Do ye twain[4] hurl to hell each rebel ingrate,
25. Hinderer of good, transgressor, doubter,
26. Who setteth up another god along with Allah. Do ye twain hurl him to the dreadful doom.
27. His comrade saith: Our Lord! I did not cause him to rebel, but he was (himself) far gone in error.
28. He saith: Contend not in My presence, when I had already proffered unto you the warning.
29. The sentence that cometh from Me cannot be changed, and I am in no wise a tyrant unto the slaves.

اسرار و معارف

ہم نے انسان کو پیدا کیا اس کی ایک ایک صفت اس میں پیدا کی لہذا اس کے دل میں بھی جو خیال

گزرتا ہے ہم اسے خوب جانتے ہیں اور ہم اس کی شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہیں۔ مفسرینِ کرام کے مطابق یہاں

شہ رگ سے قریب تر ہونا

قربِ علمی مراد ہے کہ بات اس کے احوال اور دل میں گزرنے والے خیالات تک کی ہو رہی ہے۔ قربِ مسافت مراد نہیں کہ اس کی ذات اس سے بہت بلند اور پاک ہے مگر تفسیر مظہری میں صوفیائے کرام کے حوالہ سے لکھا ہے کہ احاطہ عملی بھی ہر شئے سے ہے اور انسان کے ساتھ ایک خاص قسم کا اتصال بلاکیف موجود ہے جس کی کیفیت کوئی نہیں جانتا جس کے دلائل قرآن و حدیث میں موجود ہیں اور جس پر مولوی رومیؒ نے فرمایا:

اتصالے بے تکیف و بے قیاس
ہست رب الناس را با جانِ ناس

اور قرب جو عبادت کے ذریعے حاصل کیا جاتا ہے وہ صرف مومن کے لیے خاص ہے اور ایسے مومن اولیاءاللہ کہلاتے ہیں۔ یہ اس کے علاوہ ہے جو اللہ ہر مومن و کافر کی جان کے ساتھ یکساں ہے۔ اور یہ قدرت تو اللہ کی ہے اتمام حجت کے لیے دو فرشتے بھی مقرر فرما رکھے ہیں جو اس کے دائیں اور بائیں ہر آن موجود ہیں اور اس کا ہر فعل لکھتے جا رہے ہیں کہ دائیں والا فرشتہ نیک اعمال لکھتا ہے اور بائیں والا بُرے۔ یہاں تک کہ جو لفظ بھی انسان کے منہ سے نکلے یہ نگران فرشتے محفوظ کر لیتے ہیں جو روزِ محشر پیش کیے جائیں گے اور پھر موت کی بیہوشی یا سکرات موت تمام حقائق سے پردہ ہٹا دیتی ہے اور مومن و کافر سب کو وہ حقائق نظر آنے لگتے ہیں یہی وہ لمحہ اور وہ حال ہے انسان جس سے بچنے کے جتن کیا کرتا تھا اگرچہ بعض اہل اللہ کو موت محبوب بھی ہو مگر انسانی مزاج کے اعتبار سے تو انسان ہمیشہ زندہ رہنے کے حیلے کرتا ہی رہتا ہے اور کافر و بدکار تو اس لمحے سے بہت گھبراتا ہے اور اسے یاد کرنا بھی گوارا نہیں کرتا۔ پھر یوم حشر دوبارہ صُور پھُونکا جائے گا تو ہر انسان کو وہاں حاضر ہونا ہوگا اور ہر ایک کے ساتھ دو فرشتے ہوں گے ایک اسے لانے والا کہ سائق ہانک کر لانے والے کو کہا جاتا ہے اور دوسرا جس کے پاس اس کا اعمالنامہ ہوگا جو اس پہ گواہ ہوگا اور کافر سے کہا جائے گا کہ تو اس حال سے غافل و بے خبر تھا اور اس پر ایمان ہی نہیں لا رہا تھا سو آج ہم نے تیری آنکھوں سے پردہ ہٹا دیا اور تیری نگاہ میں قوت دے دی کہ سب حقائق آخرت فرشتے جنت دوزخ ہر شئے کو تو دیکھ سکتا ہے۔

مرنے کے بعد ہر انسان کی آنکھ کھل جاتی ہے

موت کے بعد تو حجابات اُٹھ جاتے ہیں اور ہر انسان کو یہ حقائق نظر آنے لگتے ہیں۔ مومن ہو یا کافر نیک ہو یا بد چونکہ امتحان کی جگہ تو دنیا ہے جہاں اسے یہ حقائق اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے بتانے پہ مان کر اور ایمان بالغیب لاکر اطاعتِ الٰہی اختیار کرنا تھی اور مومن کو جب برکاتِ نبوی نصیب ہوں اور اس کا قلب منور ہو تو دل کی آنکھ کھل جاتی ہے اور دنیا میں ان حقائق کا مشاہدہ نصیب ہوتا ہے جسے کشف کہا جاتا ہے جیسے حضرت علیؓ کا ارشاد کہ اگر آخرت سے حجاب ہٹا دیا جائے تو مجھے کوئی حیرت نہ ہوگی یعنی ہر شئے وہی ہے جو پہلے دیکھی بھالی ہے اور اہل اللہ کا کشف تواتر سے ثابت ہے۔ جو راہِ حق پہ استقامت اور برائی سے بچاؤ میں مدد دیتا ہے چنانچہ ہر انسان کے ساتھ رہنے والا فرشتہ اس کا اعمالنامہ پیش کر کے عرض کریگا کہ یہ اس کی ساری کمائی اور پونجی ہے جو میں نے حاضر کر دی تو حکم ہوگا کہ کافر کو اس کے شیطان سمیت جو اسے برائی پہ اکساتا رہا جہنم میں پھینکا جائے ہر انسان کے ساتھ ایک شیطان بھی ہوتا ہے جسے قرین شیطان کہا جاتا ہے۔

قرین شیطان

حضرت استاذنا المکرم رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق کے مطابق یہی وہ شیطان ہے جو عام شیطانوں کے علاوہ ہے اور ہر آدمی کے ساتھ ایک شیطان رہتا ہے جس پر آپ ﷺ سے سوال کیا گیا تھا کہ کیا آپ ﷺ کے ساتھ بھی تو فرمایا ہاں مگر میرے ساتھ جو ہے وہ مسلمان ہو چکا ہے اور مجھ پر ایمان لایا ہے۔ سبحان اللہ کیا شان ہے کہ شیطان کو بھی ساتھ نصیب ہو تو ایمان نصیب ہو جائے بہر حال یہ طویل العمر ہوتے ہیں اور انسان کے مرنے کے بعد مدتوں زندہ رہتے ہیں عموماً اس کی قبر یا وجود کے ذرات جہاں ہوں وہاں رہتے ہیں یہی وہ ہیں جنہیں یورپ والے یا یوگی وغیرہ روح کا نام دیتے ہیں اور عملیات کے ذریعے ارواح کو حاضر کیا جاتا ہے کہ روح کا آنا تو ممکن نہیں نجات میں ہے تو اللہ اسے ایسی خرافات سے بچاتا ہے۔ عذاب میں ہے تو اسے کون آنے دے گا لہٰذا عامل جو ارواح حاضر کرتے ہیں دراصل قرین شیطان ہی ہوتے ہیں اور روزِ حشر کافر اپنے قرین سمیت جہنم میں جھونکا جائے گا کہ یہ سخت ناشکر گزار تھا اور نہ صرف خود بدکار تھا بلکہ دوسروں کو بھی نیکی کی راہ سے اور دین سے روکتا تھا اور حد سے بڑھا ہوا تھا۔ دین پر اعتراضات بنا بنا کر لوگوں کو شبہ میں

ڈالتا تھا سو جس جس نے بھی اللہ کے ساتھ دوسرے معبود گھڑ رکھے تھے اور اپنی امیدیں غیر اللہ سے ایسے وابستہ کر رکھی تھیں کہ اللہ کی نافرمانی کر کے ان کی اطاعت کرتے تھے سب کو بہت ہی سخت عذاب میں ڈالا جائے گا اس وقت قرین شیطان چلائے گا کہ اللہ اس کے گناہوں کا بوجھ مجھ پر مت ڈالیے یہ خود ہی بڑا بدکار تھا میں نے اسے برائی پہ نہیں لگایا تھا کہ محض رائے دی تھی مجھے کچھ اختیار تو نہ تھا یہ برائی نہ کرتا بھلا میں زبردستی تو نہیں کرا سکتا تھا تو ارشاد ہوگا اب اس بارگاہ میں تمہارا جھگڑنا لاحاصل ہے۔ میں نے تم سب کو پہلے سے ان عذابوں کی خبر دے دی تھی کہ کفر پر اور برائی پر ایسا ایسا پھل لگے گا۔ اب وہی ہوگا جس کا فیصلہ پہلے سنا دیا گیا تھا کہ میرے فیصلے تبدیل نہیں ہوا کرتے اور نہ ہی میں نے کسی پر زیادتی کی ہے۔ یہ فیصلہ عین انصاف ہے۔

رکوع نمبر ۳ — آیات ۳۰ تا ۴۵ — حٰم ۲۶/۱۷

يَوْمَ نَقُولُ لِجَهَنَّمَ هَلِ امْتَلَأْتِ وَتَقُولُ هَلْ مِن مَّزِيدٍ ﴿٣٠﴾

اُس دن ہم دوزخ سے پوچھیں گے کہ کیا تو بھر گئی ؟ وہ کہے گی کہ کچھ اور بھی ہے ؟ (۳۰)

30. On the day when We say unto hell: Art thou filled? and it saith: Can there be more to come?

وَأُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِينَ غَيْرَ بَعِيدٍ ﴿٣١﴾

اور بہشت پرہیزگاروں کے قریب کر دی جائے گی (کہ مطلق) دُور نہ ہوگی (۳۱)

31. And the Garden is brought nigh for those who kept from evil, no longer distant.

هَٰذَا مَا تُوعَدُونَ لِكُلِّ أَوَّابٍ حَفِيظٍ ﴿٣٢﴾ مَّنْ خَشِيَ الرَّحْمَٰنَ بِالْغَيْبِ وَجَاءَ بِقَلْبٍ مُّنِيبٍ ﴿٣٣﴾

یہی وہ چیز ہے جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا (یعنی) ہر رجوع لانے والے حفاظت کرنے والے کو (۳۲) جو خدا سے بن دیکھے ڈرتا رہا اور رجوع لانے والا دل لے کر آیا (۳۳)

32. (And it is said): This is that which ye were promised. (It is) for every penitent and heedful one,

33. Who feareth the Beneficent in secret and cometh with a contrite heart.

ادْخُلُوهَا بِسَلَامٍ ذَٰلِكَ يَوْمُ الْخُلُودِ ﴿٣٤﴾

اس میں سلامتی کے ساتھ داخل ہو جاؤ۔ یہ ہمیشہ رہنے کا دن ہے (۳۴)

34. Enter it in peace. This is the day of Immortality.

لَهُم مَّا يَشَاءُونَ فِيهَا وَلَدَيْنَا مَزِيدٌ ﴿٣٥﴾

وہاں وہ جو چاہیں گے اُن کے لئے حاضر ہے اور ہمارے ہاں اور بھی بہت کچھ ہے (۳۵)

35. There they have all that they desire, and there is more with Us.

وَكَمْ أَهْلَكْنَا قَبْلَهُم مِّن قَرْنٍ هُمْ أَشَدُّ مِنْهُم بَطْشًا فَنَقَّبُوا فِي الْبِلَادِ هَلْ مِن مَّحِيصٍ ﴿٣٦﴾

اور ہم نے اُن سے پہلے کئی اُمتیں ہلاک کر ڈالیں وہ ان سے قوت میں کہیں بڑھ کر تھے وہ شہروں میں گشت کرنے لگے۔ کیا کہیں بھاگنے کی جگہ ہے ؟ (۳۶)

36. And how many a generation We destroyed before them, who were mightier than these in prowess so that they overran the lands! Had they any place of refuge (when the judgement came)?

إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَذِكْرَىٰ لِمَن كَانَ لَهُ قَلْبٌ أَوْ أَلْقَى السَّمْعَ وَهُوَ شَهِيدٌ ﴿٣٧﴾

جو شخص دل (آگاہ) رکھتا ہے یا دل سے متوجہ ہو کر سنتا ہے اس کے لئے اس میں نصیحت ہے (۳۷)

37. Lo! therein verily is a reminder for him who hath a heart, or giveth ear with full intelligence.

وَلَقَدْ خَلَقْنَا السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ وَمَا مَسَّنَا مِن لُّغُوبٍ ﴿٣٨﴾

اور ہم نے آسمانوں اور زمین کو اور جو (مخلوقات) ان میں ہے سب کو چھ دن میں بنا دیا اور ہم کو ذرا بھی تکان نہیں ہوا (۳۸)

38. And verily We created the heavens and the earth, and all that is between them, in six Days,[5] and naught of weariness touched Us.

فَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوْبِ ﴿۳۹﴾

تو جو کچھ یہ (کفار) بکتے ہیں اس پر صبر کرو اور آفتاب کے طلوع ہونے سے پہلے اور اسکے غروب ہونے سے پہلے اپنے پروردگار کی تعریف کے ساتھ تسبیح کرتے رہو ﴿۳۹﴾

39. Therefor (O Muhammad) bear with what they say, and hymn the praise of thy Lord before the rising and before the setting of the sun;

وَمِنَ الَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَاَدْبَارَ السُّجُوْدِ ﴿۴۰﴾

اور رات کے بعض اوقات میں بھی اور نماز کے بعد بھی اس (کے نام) کی تنزیہ کیا کرو ﴿۴۰﴾

40. And in the night-time hymn His praise and after the (prescribed) prostrations.

وَاسْتَمِعْ يَوْمَ يُنَادِ الْمُنَادِ مِنْ مَّكَانٍ قَرِيْبٍ ﴿۴۱﴾

اور سُنو جس دن پکارنے والا نزدیک کی جگہ سے پکارے گا ﴿۴۱﴾

41. And listen on the day when the crier crieth from a near place,

يَّوْمَ يَسْمَعُوْنَ الصَّيْحَةَ بِالْحَقِّ ۭ ذٰلِكَ يَوْمُ الْخُرُوْجِ ﴿۴۲﴾

جس دن لوگ چیخ یقیناً سُن لیں گے۔ وہی نکل پڑنے کا دن ہے ﴿۴۲﴾

42. The day when they will hear the (Awful) Cry in truth. That is the day of coming forth (from the graves).

اِنَّا نَحْنُ نُحْيٖ وَنُمِيْتُ وَاِلَيْنَا الْمَصِيْرُ ﴿۴۳﴾

ہم ہی تو زندہ کرتے ہیں اور ہم ہی مارتے ہیں اور ہمارے ہی پاس لوٹ کر آنا ہے ﴿۴۳﴾

43. Lo! We it is Who quicken and give death, and unto Us is the journeying.

يَوْمَ تَشَقَّقُ الْاَرْضُ عَنْهُمْ سِرَاعًا ۭ ذٰلِكَ حَشْرٌ عَلَيْنَا يَسِيْرٌ ﴿۴۴﴾

اُس دن زمین اُن پر سے پھٹ جائے گی اور وہ جھٹ پٹ نکل کھڑے ہونگے۔ یہ جمع کرنا ہمیں آسان ہے ﴿۴۴﴾

44. On the day when the earth splitteth asunder from them, hastening forth (they come). That is a gathering easy for Us (to make).

نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَقُوْلُوْنَ وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِجَبَّارٍ ۣ فَذَكِّرْ بِالْقُرْاٰنِ مَنْ يَّخَافُ وَعِيْدِ ﴿۴۵﴾ ع ۳ ۱۴

یہ لوگ جو کچھ کہتے ہیں ہمیں خوب معلوم ہے اور تم اُن پر زبردستی کرنے والے نہیں ہو۔ پس جو ہمارے (عذاب کی) وعید سے ڈرے اس کو قرآن سے نصیحت کرتے رہو ﴿۴۵﴾

45. We are best aware of what they say, and thou (O Muhammad) art in no wise a compeller over them. But warn by the Qur'ân him who feareth My threat.

اسرار و معارف

دوزخ اس قدر وسیع ہے کہ کفار انسان اور شیاطین جب اس میں پھینکے جائیں گے اور پوچھا جائیگا کہ کیا تو بھر گئی تو کہے گی کہ اگر اور ہیں تو ضرور ان کو بھی جھونکا جائے یعنی کفار یہ نہ جانیں کہ پہلے کافر بہت گزر چکے شاید وہ جہنم بھر دیں گے اور ان کی جگہ ہی نہ ہو گی ان کے مقابلے میں نیک لوگوں کے لیے جنّت کو بھی پاس ہی آراستہ کر دیا جائے گا کہ انہیں خوشی ہو اور کفار کو حسرت بڑھے۔ اللہ کے نیک بندوں سے کہا جائے گا کہ یہ وہ جنّت ہے اور اللہ کی رضا کا مقام ہے جس کا وعدہ ہر اوّاب اور حفیظ کے ساتھ کیا گیا تھا۔

اوّاب اور حفیظ

اوّاب کا معنی رجوع ہونے کا ہے جس شخص کو اپنی کمزوریوں کا احساس ہو جائے اور اپنی خطاؤں سے توبہ کرلے پھر اس توبہ کی حفاظت کرے اس پر قائم رہنے کی بھرپور کوشش کرے اور اللہ کریم سے استقامت طلب کرتا رہے اپنے گناہوں اور کمزوریوں کو یاد کر کے اللہ کریم سے مدد مانگتا رہے۔

ایسا بندہ جو غائبانہ ایمان و یقین کے ساتھ اور رحیم و رحمٰن کی نافرمانی کرنے سے ڈرے اور ایسا دل لے کر آئے جس میں ہر آن اللہ کی یاد موجود رہی ہو۔

قلب منیب وہ دل جس میں اللہ کی عظمت ہر آن مستحضر رہے اور اس کے نتیجے میں خواہشاتِ نفس کی تکمیل کے لیے اللہ کی نافرمانی سے رُک جائے انہیں ارشاد ہوگا کہ آج سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ جہاں سے تمہیں کبھی نکالا نہ جائے گا اور جنت میں ہمیشہ رہنے کے لیے داخلے کا وقت آپہنچا ہے جہاں ہر وہ نعمت موجود ہے جس کی اہل جنت خواہش کریں گے اور اس سے بڑھ کر ایسی نعمتیں بھی ہیں جن کا انسان کو وہم گمان بھی نہ ہوگا کہ وہ ان کی خواہش کر سکے۔

ان سے پہلے کتنی ایسی قومیں جو ان سے کہیں طاقتور اور شان و شوکت والی تھیں اور دور دراز شہروں تک ان کی تجارت پھیلی ہوئی تھی اپنے جرم کی پاداش میں تباہ ہو چکیں۔ جب ان پر اللہ کی گرفت آئی تو انہیں کہیں بھاگ کر چھپنے کی جگہ نہ ملتی تھی۔ ان باتوں میں بہت بڑی نصیحت ہے ایسے لوگوں کے لیے جن کے پاس فہم و شعور رکھنے والا دل ہو یا کم از کم جب بات سنیں تو اس پر خود غور تو کریں۔

حصولِ علم کے ذرائع یہاں قلب سے مراد مفسرین کرام کے نزدیک وہ دل ہے جس میں شعور ہو۔ ذکرِ الٰہی کا نور اور معرفتِ الٰہی کی کیفیات ہوں اور اگر اس سے کمتر ہو تو وہ درجہ تو ضرور حاصل ہو کہ کسی پر اعتماد کر کے اس کی بات پوری توجہ سے سنے تو سہی۔ صاحب تفسیر مظہری فرماتے ہیں کہ پہلی قسم کے لوگ کاملین ہیں اور دوسری قسم کے مریدین۔ اگر انہیں یہ خیال ہو کہ اتنا کچھ بنانے کے بعد شاید قدرتِ باری کو سب کو دوبارہ زندہ کرنا مشکل ہو تو یہ ان کا خیالِ فاسد ہے کہ ہم نے زمین آسمان اور ان کی ساری مخلوق کو چھ روز کی مقدار کے برابر عرصے میں پیدا کر دیا مگر کسی طرح کی تھکان نے ہمیں چھوا تک نہیں کہ یہ نقص ہے اور اللہ کی ذات نقائص سے بہت بلند ہے۔ اگر اس کے باوجود بھی یہ لوگ اپنے انکار پر ہی بضد ہوں تو آپ رنج نہ کیجیے بلکہ صبر کیجیے اور اپنے پروردگار کی تسبیح و تحمید کرتے رہیے سورج طلوع ہونے سے قبل اور غروب ہونے کے بعد یعنی شام و سحر اور دن کی ابتدا و انتہا اللہ کے ذکر پر کیجیے اور رات کو بھی کیجیے اور سجدوں کے بعد یعنی فرض نمازوں کے بعد بھی ذکر و تسبیحات جاری رکھیے مفسرین کرام کے مطابق یہاں فرض

ذکرِ الٰہی کی تلقین

نمازیں بھی مراد ہیں اور ان کے علاوہ تسبیحات اور زبانی اذکار بھی جو احادیث مبارکہ میں ارشاد ہوئے نیز ذکر دوام مراد ہے نیز مسنون اذکار صحابہ کرامؓ کو ارشاد فرمائے گئے جن کے قلوب ذاکر تھے اور جنہیں ذکر دوام حاصل تھا یہاں بھی صبح شام اور رات دن سے ذکرِ دوام ہی مراد لیا جا سکتا ہے اور اس کے ساتھ تسبیحاتِ مسنونہ پڑھی جائیں تو برکات کا اندازہ نہیں ہو سکتا۔

اے مخاطب ذرا غور سے سُن کہ جس دن منادی کرنے والا بڑے قریب سے پکارے گا یعنی اسرافیل علیہ السلام جب دوسری دفعہ صُور پھونکیں گے اور روایت ہے کہ وہ خطاب کر کے کہیں گے اے گلی سڑی ہڈیو اور ریزہ ریزہ ہو جانے والی کھالو اور بکھر جانے والے بالو سُن لو تم کو اللہ تعالیٰ حکم دیتا ہے کہ حساب کے لیے جمع ہو جاؤ تو ان کی آواز ہر دور و نزدیک والا ایسے سنے گا جیسے اس کے کان میں کہی جا رہی ہے اور اس روز صُور کی چنگھار کو جب سُن لیں گے یہی دن دوبارہ زندہ ہو کر زمین سے نکل پڑنے کا دن ہو گا۔ اس کی مثال تو موجود ہے کہ اب بھی ہم ہی زندگی عطا کرتے ہیں اور ہم ہی مارتے ہیں اس روز بھی ہم ہی زندہ کریں گے اور سب کو ہماری ہی بارگاہ میں حاضر ہونا ہو گا اس روز زمین پھٹ پڑے گی اور تمام لوگ زندہ ہو کر بھاگتے ہوئے نکل کھڑے ہوں گے اور دوڑ دوڑ کر حاضر ہو رہے ہوں گے اس طرح سب کو جمع کرنا قدرتِ باری کے لیے آسان سا کام ہے اور اس کی عقلی و نقلی دلیلیں دے کر بھی ثابت کیا جا چکا اگر اس کے بعد بھی یہ انکار کیے جا رہے ہیں تو ہمیں ان کی باتوں کا علم ہے آپ ان کی پرواہ نہ کیجیے کہ آپ کی ذمّہ داری نہیں ہے کہ ان سے زبردستی قبول کرائیں بلکہ آپ قرآن حکیم کے ذریعے نصیحت جاری رکھیے اگرچہ فائدہ اسی کو نصیب ہو گا جو اللہ کے عذاب سے ڈرتا ہو گا۔

بحمد اللہ سورۃ ق تمام ہوئی۔